خواتین اسلام رمضان المبارک کیسے گزاریں؟

تحریر

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔ طائف

خواتین اسلام رمضان المبارک کیسے گزاریں ؟

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر- طائف

عنقریب رمضان کا مبارک مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، چاروں طرف مسلمانوں میں خوشی ہی خوشی ہے۔اللہ کے نیک بندوں کو اس مہینے کا شدت سے انتظار ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ نیکی، برکت، بخشش، عنایت، توفیق، عبادت، زہد، تقوی، مروت، خاکساری، مساوات، صدقہ و خیرات، رضائے مولی، جنت کی بشارت، جہنم سے گلوخلاصی کا مہینہ ہے۔رب کریم سے دعا ہے کہ ہمیں اس ماہ مبارک میں ان ساری نعمتوں سے مالامال کردے۔

رمضان المبارک کا روزہ، تراویح، صدقہ، دعا، ذکر، تلاوت، مناجات، عمرہ اور دیگر اعمال صالحہ جہاں مردوں کے لئے ہیں وہیں عورتوں کے لئے بھی ہیں۔ان اعمال کا اجر وثواب جس طرح مردوں کو نصیب کرتا ہے ویسے ہی اللہ تعالی عورتوں کو بھی عنایت کرتا ہے۔خواتین میں عام تصور یہ ہوتا ہے کہ رمضان تو صرف مردوں کا ہے، ہمارا کام صرف سحری پکانا اور افطار تیار کرنا ہے۔ عورتیں روزہ رکھتی ہیں مگر دیگر اعمال خیر میں پیچھے رہتی ہیں ،اس کی بنیادی وجہ رمضان المبارک کے احکام ومسائل سے عدم واقفیت ہے۔ جس طرح مردوں پر روزہ رکھنا

فرض ہے ویسے عورتوں پر بھی فرض ہے اور جس طرح مردوں کو رمضان المبارک میں کثرت سے اعمال خیر انجام دینا چاہئے ویسے ہی عورتوں کو بھی انجام دینا چاہئے۔

یہاں رمضان سے متعلق ان امور کا ذکر کیا جاتا ہے جو مسلمان عورت کے لئے انجام دینا مستحب و پسندیدہ ہے۔

⋆**تمام قسم کی طاعت وبھلائی پر محنت کرنا:** مثلاً تلاوت قرآن کریم، اور اس میں تدبر و تفکر، بکثرت صدقہ و خیرات، ذکر الٰہی اور فرائض و واجبات کے علاوہ نفلی عبادات پر محنت کرنا۔

⋆ **افطار میں جلدی کرنا: نبی ﷺ کا فرمان ھے :** لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (بخاری) اس وقت تک لوگ بھلائی کی راہ پر گامزن رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

اور اس سے یہود و نصاری کی مخالفت مقصود ہے۔ "لان الیھود والنصاری یوخرون" کیونکہ یہود و نصاری افطاری میں تاخیر کرتے ہیں۔

⋆**تازہ کھجور سے افطار کرنا:** عن انس کان النبی ﷺ یفطر علی رطبات قبل ان یصلی فان لم یکن فعلی تمرات فان لم تکن تمرات حسا حسوات من ماء (احمد وابوداؤد وحسنه البانی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے

افطار کیا کرتے تھے ، اگر تازہ کھجوریں نہ ملتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کر لیا کرتے تھے ، اگر خشک کھجوریں میں میسر نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹوں پر ہی روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔

⋆ **افطار کے وقت دعا کرنا:** ویسے دعا ہر وقت مشروع ہے اور دعا عبادت ہے مگر بعض اوقات دعا کے لئے بہت اہم ہیں، ان میں ایک افطار کا وقت بھی شمار کیا جاتا ہے، اس کی متعدد دلیلیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے

۔

ثلاثٌ لا تُرَدُّ دعوتُهم ، الإمامُ العادلُ ، والصَّائمُ حينَ يُفطرُ ، ودعوةُ المظلومِ (صحيح الترمذي:2526)

ترجمہ : تین قسم کے لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی ہے۔ ایک منصف امام کی، دوسرے روزہ دار کی جب وہ افطار کرے، تیسرے مظلوم کی۔

⋆ **سحری میں تاخیر کرنا:** بغیر سحری کے بھی روزہ درست ہے مگر نبی ﷺ نے خود بھی سحری کھائی ہے اور دوسروں کو بھی سحری کی ترغیب دی ہے اور فرمایا ہے سحری کھاؤ کیونکہ اس میں برکت ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے۔

فصلُ ما بين صيامِنا وصيامِ أهلِ الكتابِ ، أَكْلةُ السَّحَرِ (صحيح مسلم: 1096)

ترجمہ: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کا فرق ہے۔

☆روزے کی حالت میں گندے اخلاق اور بری باتوں سے بچنا۔اگر کوئی گالی دے تو کہہ دیں میں روزے سے ہوں۔

إذا أصبحَ أحدُكم يومًا صائمًا ، فلا يرفُثْ ولا يجهَلْ . فإنِ امرؤٌ شاتمَهُ أو قاتلَهُ ، فليقُلْ : إنِّي صائمٌ . إنِّي صائمٌ(صحيح مسلم :1151)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں ہو تو گندی باتوں اور نادانیوں سے پرہیز کرے، اگر کوئی تماہرے ساتھ گالی گلوج اور قتال کرے تو کہہ دو میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔

من لمْ يَدَعْ قولَ الزورِ والعملَ بِهِ ، فليسَ للهِ حاجَةٌ في أنِ يَدَعَ طعَامَهُ وشرَابَهُ .(صحيح البخاري:1903)

ترجمہ: اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑدے۔

عورتوں میں گالی گلوج اور لعن طعن بہت زیادہ ہے، روزے کی حالت میں اس کا خاص خیال رکھنا ہے کہ زبان سے کہیں گندی باتیں نہ نکلے۔روزہ صرف بھوک وپیاس برداشت کرنے کا نام نہیں ہے، آداب صیام میں ہے کہ ہم ہاتھ، پیر، دل، دماغ اور زبان تمام اعضائے بدن کو منکرات سے دور رکھیں۔

⋆**لوگوں کوافطار کرانا:** نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مَن فطَّرَ صائمًا كانَ لَهُ مثلُ أجرِهِ ، غيرَ

أَنَّهُ لا ينقُصُ من أجرِ الصَّائمِ شيئًا(صحيح الترمذي:807)

ترجمہ: جس شخص نے کسی روزہ دار کو افطار کروایا تو اس شخص کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ثواب روزہ دار کے لئے ہوگا،اور روزہ دار کے اپنے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی جائے گی۔

عورت چاہے تو اپنے ذاتی پیسے سے دیگر خواتین کو افطار کراسکتی ہیں،شوہر کی طرف سے افطار کی دعوت پر بیوی کو بھی اجر ملے گا اگر اس کے کاموں میں مدد کرتی ہے۔

⭑**عمرہ کرنا:** رمضان میں مرد کی طرح عورت بھی عمرہ کرسکتی ہے،اس ماہ مبارک میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے،ایک دوسری روایت میں نبی ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے برابر کہا گیا ہے۔

نبی ﷺ نے ایک انصاریہ عورت سے فرمایا تھا:

فإذا جاء رمضانُ فاعتمِري . فإنَّ عُمرةً فيه تعدِلُ حجَّةً (صحيح مسلم :1256)

ترجمہ: جب رمضان آئے تو تم عمرہ کرلینا کیونکہ اس (رمضان) میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

یہاں ایک بات یہ واضح رہے کہ عورت کے لئے عمرہ کے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے،بغیر محرم سفر کرنے اور عمرہ کرنے سے گنہگار ہوگی۔دوسری بات یہ ہے کہ عورت ہو یا مرد دوسرے ملک سے سفر کرکے سعودی عرب آنا اور عمرہ کرنا مشقت کا باعث ہے اور رمضان جیسے مبارک مہینے میں ایک اجر کے حصول کے لئے کئی اجر والے کام چھوٹنے کا امکان ہے،اس لئے جو سعودی عرب میں موجود ہیں ان کے لئے تو آسانی ہے باہری لوگوں

کے لئے کلفت کے سبب اپنے اپنے ملکوں میں ہی رمضان گزارنا زیادہ بہتر ہے۔ہاں سعودیہ میں پورا رمضان گزارنے کا ارادہ ہو تو اس کی بات الگ ہے۔

⭑**مسواک کرنا:** آپ ﷺ کا دستور ہمیشہ مسواک کیا کرتے تھے اور رمضان شریف میں بکثرت کیا کرتے تھے۔ عمار بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يستاك وهو صائم ما لا أحص أو أعد(رواه البخاري معلقا)

ترجمہ: میں نے نبی ﷺ کو روزے کی حالت میں شمار کرنے سے زیادہ مسواک کرتے دیکھا۔

اسے امام بخاری نے تعلیقا روایت کیا ہے۔

⭑**بچوں سے تربیت کے طور پر روزہ رکھوانا:** اگر بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے عادتا روزہ رکھوانا چاہئے۔ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اپنے بچوں سے روزہ رکھواتے تھے اور ان کے لئے کھلونے رکھتے، جب بچے کھانے کے لئے روتے تو ہم انہیں وہ کھلونے پیش کردیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔(بخاری)

مذکورہ حدیث میں ایک عورت کا بہترین کردار بیان کیا گیا ہے کہ اسے اپنے بچوں سے بھی روزہ رکھوانا چاہئے۔

⭑**اعتکاف:** جس طرح مرد کے لئے اعتکاف مسنون ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی اعتکاف مشروع ہے ۔اور یہ بھی واضح رہے کہ اعتکاف کی جگہ صرف مسجد ہے۔ جیساکہ اوپر قرآن کی آیت سے واضح ہے اور نبی

ﷺ نے اس پہ عمل کرکے دکھایاہے۔اگرعورت اعتکاف کرے تواسے بھی مسجد میں ہی اعتکاف کرناہوگا خواہ جامع مسجد ہو یاغیر جامع۔ صرف جامع مسجد میں اعتکاف والی روایت (لَا اعتِکَافَ اِلاَّ فِی مَسجِدٍ جَامعٍ)پر کلام ہے۔اگرجامع مسجد میں اعتکاف کرے توزیادہ بہترہےتاکہ نمازجمعہ کے لئے نکلنے کی ضرورت نہ پڑے۔

اعتکاف رمضان میں کئے جانے والے ان اعمال میں سے ہے جس کی تاکید آئی ہے۔اور یہ ان سنتوں میں سے سنت مؤکدہ ہے جس پہ نبی ﷺ نے ہمیشگی برتی ہےاور آخری عشرے میں اس کی تاکید کی ہے۔اس کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ نبی ﷺ ہر سال رمضان میں دس دن کااعتکاف کیاکرتے تھے،انتقال کے سال آپ نے بیس دن کااعتکاف کیا۔(بخاری)

⋆ **نمازتراویح :** سعودی عرب میں توعورتیں مسجد میں آکر جماعت سے تراویح کی نماز ادا کرتی ہیں ، تراویح جسے قیام اللیل اور تہجد بھی کہتے ہیں رمضان المبارک میں اس کا اجر بہت بڑھ جاتاہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

من قام رمضانَ إيمانًا واحتسابًا ، غُفِرَ له ما تقدَّم من ذنبِه(صحيح مسلم:759)

ترجمہ: جس نے رمضان کی راتوں میں نماز تراویح پڑھی،ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ،اس کے اگلے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔

لہذاعورتوں کو بھی تراویح کی نماز کااہتمام کرناچاہئے،اگرمسجد میں عورتوں کے لئے علاحدہ انتظام نہ ہوتوگھرپرہی

جماعت سے یا اکیلے تراویح کی آٹھ رکعات نماز پڑھے پھر تین رکعات وتر پڑھے۔

⭑**شب قدر میں اجتهاد:** لیلۃالقدر کی اہمیت وفضیلت پہ ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے جس سے اس کی فضیلت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔اس رات قیام کا اجر پچھلے سارے گناہوں کا کفارہ ہے۔

مَن قام ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتسابًا، غُفِرَ له ما تقدَّمَ من ذنبِه(صحيح البخاري:1901)

ترجمہ: جو لیلۃالقدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ قیام کرے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

جہاں تک اس رات کی تعیین کا مسئلہ ہے تو اس سلسلے میں علماء کے مختلف اقوال ملتے ہیں مگر راجح قول یہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں (21،23،25،27،29) میں سے کوئی ایک ہے۔اس کی دلیل نبی ﷺ کا فرمان ہے: تَحَرَّوْا ليلة القدرِ في الوِتْرِ، من العشرِ الأواخرِ من رمضانَ .(صحيح البخاري:2017)

ترجمہ: لیلۃالقدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

لہذا عورتوں کو بھی طاق راتوں میں شب بیداری کرنی اور خوب خوب طاعت وبھلائی کا کام کرنا چاہئے۔جب جاگنا ہی مقصود نہیں بلکہ جاگ کر بھلائی کا کام کرنا مقصود ہے۔

رمضان المبارک سے متعلق عورتوں کے مزید چند مسائل:

(1) بیمار عورت کا حکم: بیمار عورت کی دو قسمیں ہیں ایک وہ بیمار عورت جو روزہ کی وجہ سے مشقت یا جسمانی ضرر محسوس کرے یا شدید بیماری کی وجہ سے دن میں دوا کھانے پہ مجبور ہو تو اپنا روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ ضرر ونقصان کی وجہ سے جتنا روزہ چھوڑے گی اتنے کا بعد میں قضا کرے گی۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرۃ:184)

ترجمہ: اور جو کوئی مریض ہو یا پھر مسافر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔

دوسری وہ بیمار جن کی شفایابی کی امید نہ ہو اور ایسے ہی بوڑھے مرد وعورت جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہو ان دونوں کے لئے روزہ چھوڑنا جائز ہے اور ہر روزے کے بدلے روزانہ ایک مسکین کو نصف صاع (تقریبا ڈیڑھ کلو) گیہوں، چاول یا کھائی جانے والی دوسری اشیاء دیدے۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (البقرۃ:184)

ترجمہ: اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں۔

یہاں یہ دھیان رہے کہ معمولی پریشانی مثلاز کام، سر درد وغیرہ کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز نہیں ہے۔

(2) مسافر عورت کا حکم: رمضان میں مسافر کے لئے روزہ چھوڑنا جائز ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے

:

فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرۃ:184)

ترجمہ: اور جو کوئی مریض ہو یا پھر مسافر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔

اگر سفر میں روزہ رکھنے میں مشقت نہ ہو تو مسافرہ حالت سفر میں بھی روزہ رکھ سکتی ہے۔اس کے بہت سارے دلائل ہیں۔مثلا۔

ایک صحابی نبی ﷺ سے سفر میں روزہ کے بابت پوچھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إن شئتَ صمتَ وإن شئتَ أفطرتَ (صحيح النسائي:2293)

ترجمہ: اگر تم چاہو تو روزہ اور اگر چاہو تو روزہ چھوڑدو۔

مسافرہ چھوڑے ہوئے روزے کی قضا بعد میں کرے گی۔

(3) حیضاء ونفساء کا حکم: حیض والی اور بچہ جنم دینے والی عورت کے لئے خون آنے تک روزہ چھوڑنے کا حکم ہے اور جیسے ہی خون بند ہو جائے روزہ رکھنا شروع کردے۔کبھی کبھی نفساء چالیس دن سے پہلے ہی پاک ہو جاتی ہیں تو پاک ہونے پر روزہ ہے۔عورت کے لئے مانع خون دوا استعمال کرنے سے بہتر ہے طبعی حالت پہ رہے۔حیض اور نفاس کے علاوہ خون آئے تو اس سے روزہ نہیں توڑنا ہے بلکہ روزہ جاری رکھنا ہے۔

کے لئے روزہ کے سبب خطرہ لاحق ہو تو روزہ چھوڑ سکتی ہے۔بلاضرر روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے۔نبی ﷺ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے۔

إنَّ اللَّهَ عزَّ وجلَّ وضعَ للمسافرِ الصَّومَ وشطرَ الصَّلاةِ ، وعنِ الحُبلَى والمُرضِعِ (صحيح النسائي:2314)

ترجمہ: اللہ تعالی نے مسافر کے لئے آدھی نماز معاف فرمادی اور مسافر اور حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزے معاف فرمادیئے۔

جب عذر کی وجہ سے عورت روزہ چھوڑدے تو بعد میں اس کی قضا کرے۔ حاملہ اور مرضعہ کے تعلق سے فدیہ کا ذکر ملتا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔

(5) چھوٹی بچی کے روزہ کا حکم : اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ تربیت کے طور پر بچوں سے روزہ رکھوانا چاہئے اگر طاقت رکھتے ہوں خواہ لڑکا ہو یا لڑکی لیکن جب بالغ ہو جائے تو پھر اس پر روزہ فرض ہو جاتا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

رُفِعَ القلمُ عن ثلاثةٍ: عنِ المجنونِ المغلوبِ على عقلِهِ حتَّى يُفيقَ ، وعنِ النَّائمِ حتَّى يستيقظَ ، وعنِ الصَّبيِّ حتَّى يحتلمَ (صحيح أبي داود: 4401)

ترجمہ: میری امت میں سے تین قسم (کے لوگوں) سے قلم اٹھالیا گیا ہے، مجنون اور پاگل اور بے عقل سے جب تک کہ وہ ہوش میں آجائے، اور سوئے ہوئے سے جب تک کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے جب تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

بعض علماء نے روزہ کے لئے بچوں کی مناسب عمر دس سال بتلائی ہے کیونکہ حدیث میں دس سال پہ ترک نماز پر مارنے کا حکم ہے۔ بہر کیف دسواں سال ہو یا اس سے پہلے کا اگر بچے روزہ رکھ سکتے ہوں تو سرپرست کی ذمہ داری ہے کہ ان سے روزہ رکھوائیں۔

(6) قصدا روزہ توڑنے والی عورت کا حکم: رمضان میں بغیر عذر کے قصدا روزہ چھوڑنے والی عورت گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ اسے اولا اپنے گناہ سے سچی توبہ کرنی چاہئے اور جو روزہ چھوڑی ہے اس کی بعد میں قضا بھی کرے۔ اور اگر کوئی بحالت روزہ جماع کر لیتی ہے اسے قضا کے ساتھ کفارہ بھی ادا کرنا ہے۔ کفارہ میں لونڈی آزاد کرنا یا مسلسل دو مہینے کا روزہ رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یاد رہے بلاعذر روزہ توڑنے کا بھیانک انجام ہے۔

(7) بے نمازی عورت کے روزے کا حکم: جیسے روزہ ارکان اسلام میں ایک رکن ہے ویسے ہی نماز بھی ایک رکن ہے۔ نماز کے بغیر روزے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جو نماز کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نبی ﷺ فرمان ہے:

العَهدُ الَّذي بيننا وبينهم الصَّلاةُ ، فمَن ترَكَها فَقد كفرَ (صحيح الترمذي: 2621)

ترجمہ: ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا عہد ہے، جس نے نماز کو چھوڑا پس اس نے کفر کیا۔

اس وجہ سے تارک صلاۃ کا روزہ قبول نہیں ہوگا بلکہ نماز چھوڑنے کی وجہ سے اس کا کوئی بھی عمل قبول نہیں کیا

جائے گا جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلے۔

اللہ تعالی ہم رمضان کے برکات وحسنات سے ہم سب کا دامن بھر دے اور اس ماہ مبارک کو ہماری نجات کا ذریعہ بنادے۔آمین

****

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔
مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

HTTPS://MAQUBOOLAHMAD.BLOGSPOT.COM

1

18/3/2022